Regd. S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۲۹۲ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا خطیب نمبر

روزنامہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

الصلح

اتوار

۱۰ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۰ تبوک ۱۳۳۲ ھش ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۴۴

مراکش، تونس، اور ہندچینی پر فرانس کا قبضہ انسانیت کی توہین ہے

وقت آگیا ہے کہ اب ان علاقوں کو بھی نوآبادیاتی دور کے استبداد سے جلد نجات دلائی جائے۔

اقوام عالم کے نمائندوں سے وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا خطاب

نیویارک ۱۹ ستمبر۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ مراکش تونس اور ہند چینی پر فرانس کا قبضہ انسانیت کی توہین ہے۔ اور اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہو سکتے ہیں کل رات چودھری محمد ظفر اللہ خان نے عام بحث کے دوران میں جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کو ریا اور مشرق بعید کی صورت حال بھی ایسی کشیدگی کی حامل نہیں ہے کہ جس سے امن عالم کو خطرہ لاحق ہو بلکہ شمالی افریقہ اور ہندچینی میں فرانس نے اپنی آمرانہ روش سے جو صورت حال پیدا کر دی ہے۔ وہ بھی کچھ کم خطرناک نہیں اس ضمن میں آپ نے فرانس کے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے وہاں کی صورت حال پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور واضح فرمایا کہ گزشتہ جنگ عظیم کے بعد سے نوآبادیاتی نقطہ نظر کی زوال پذیری کے باوجود کس طرح فرانس تا حال ابھی سابقہ روش پر قائم ہے۔ جیسے دوسری طاقتیں بخوشی یا بادل ناخواستہ خیرباد کہتی جا رہی ہیں

آپ نے فرمایا جنگ کے بعد فلپائن، انڈونیشیا، برما، سیلون، پاکستان، عراق شام، لبنان، اور بھارت کا آزاد ہونا اس امر پر دال ہے کہ اب نوآبادیاتی طرز حکومت کا دور اپنے اختتام کو پہونچ رہا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان ممالک کے علاوہ دوسرے علاقے بھی آزادی کی اس نئی لہر سے متاثر ہوتے ہیں۔ لیبیا کی نئی آزاد مملکت معرض وجود میں آچکی ہے سوڈان بھی آزادی کے دروازے پر ہے۔ اور اسی طرح سمالی لینڈ کو بھی امید دلائی گئی ہے۔ کہ چھ ماہ کے اندر اندر وہ آزادی کی نعمت سے ہمکنار ہو جائے گا۔

دوران تقریر میں حصول آزادی کے اس تسلسل کو واضح کرنے کے بعد آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ بعض علاقے ایسے بھی ہیں۔ کہ جن میں یہ تسلسل تعطل میں تبدیل ہو گیا ہے ایشیا کے بعض حصے اور براعظم افریقہ کے وسیع علاقے سیاسی اعتبار سے ابھی تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا اس میں شک نہیں کہ ہندچینی میں فرانس نے پچھلے دنوں ایسے اختیارات منتقل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ کہ جن سے ان کی آزادی پایۂ تکمیل کو پہونچ جائے۔ لیکن اس کا یہ اعلان اس امر پر دلالت نہیں کر سکتا کہ اس نے پرامن طور پر اقتدار منتقل کرنے کے قابل قدر جذبات کے تحت ایسا کیا ہے۔ کیونکہ جب تک وہاں کے لوگوں نے ہتھیار اٹھا کر انہیں مجبور نہ کر دیا۔ اس وقت تک وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تونس اور مراکش کے لوگوں کی پرامن کوششوں کا سوائے اس کے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ کہ انہیں سختی سے دبا دیا گیا۔ اور دن بدن ظلم میں اضافہ ہوتا گیا۔ گفت وشنید اور پرامن جدوجہد کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کیا جاتا۔ لیکن اسکے جواب میں الٹا غیر ملکی اقتدار کو اور مستحکم کیا جا رہا ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوتی جا رہی ہے۔

تونس اور مراکش کی پرامن کوششوں اور ان کے بالمقابل فرانس کی آمرانہ روش اور ناروا سلوک پر روشنی ڈالنے کے بعد چودھری محمد ظفر اللہ خان نے استفہامیہ انداز میں فرمایا اس تمام صورت حال پر مغربی طاقتوں کی طرف سے کیا رد عمل ہوا؟ بے رخی اور بے توجہی کے سوا کچھ نہیں۔ آپ نے کہا تونس اور مراکش میں صورت حال نازک ہے۔ اور اس امر کا امکان ہے کہ نہ معلوم وہاں کیا سے کیا ظہور میں آجائے اندریں حالات فوری حل تلاش کر کے اس علاقے کو نوآبادیاتی دور کے طرز حکومت سے نجات دلانا از بس ضروری ہے۔

عالمی امن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا جب تک ایک قوم دوسری قوم پر سیاسی یا اقتصادی تفوق حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہے گی۔ اس وقت تک دنیا میں کبھی امن قائم نہ ہو سکیگا ضروری ہے کہ دوسری قوموں پر اقتدار حاصل کرنے کے جذبہ کو دبا یا جائے خواہ وہ اقتدار سیاسی ہو یا اقتصادی۔ اس کے بغیر قیام امن کی ہر کوشش رائیگاں جائے گی۔

وزیر خارجہ پاکستان کی اس تقریر کے دوران میں فرانسیسی وفد اسمبلی سے اٹھ کر چلا گیا۔ اس کی یہ روش فرانس کی سابقہ روایات کے عین مطابق تھی۔ کیونکہ پہلے بھی تونس اور مراکش کے معاملوں پر بحث کے وقت فرانس نے اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ (نامکمل)

برطانیہ کی تجارتی پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر تجارت نے کہا ہے۔ کہ جب تک انگلستان کی تجارتی پالیسی میں تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اس وقت تک بین الاقوامی تجارت کا عدم توازن دور نہیں ہوگا۔

جنرل اسمبلی میں شریک ہونے والے پولش وفد کے ایک ممبر نے

امریکہ سے سیاسی پناہ طلب کر لی

نیویارک ۱۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پولینڈ کے ڈاکٹر ایم کوروو چ نے امریکہ سے سیاسی پناہ طلب کی ہے۔ وہ جنرل اسمبلی میں شریک ہونے والے پولش وفد کے ہمراہ متبادل نمائندے کے طور پر امریکہ آئے تھے۔ اور پولینڈ کی ایک یونیورسٹی میں بین الاقوامی قانون کے پروفیسر تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پولینڈ کے موجودہ ماحول میں زندگی اجیرن ہے۔ اندریں حالات میں پولینڈ کی طرف سے بطور نمائندہ کام نہیں کر سکتا۔ میں اب ان لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرونگا۔ کہ جو پولینڈ کو کمیونزم کے تسلط سے نجات دلانے میں مصروف ہیں۔ کل امریکی حکومت کے ایک ترجمان نے ڈاکٹر کورو وچ کی درخواست پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ اگر امریکہ کو یہ یقین ہو گیا۔ کہ وہ کمیونزم کے مخالف ہیں۔ تو انہیں امریکہ میں سیاسی پناہ دے دی جائے گی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۸ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سرکاری ملازمین کو فرقہ وارانہ تبلیغ یا بحثوں میں حصہ لینے کی ممانعت

کراچی ۱۹ ستمبر "پاکستان گزٹ" مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۵۳ء میں سرکاری ملازمین کے طرز عمل سے متعلق قوانین کے ضمن میں حسب ذیل نیا قانون شائع ہوا ہے:۔

"سرکاری ملازمین کو فرقہ وارانہ عقائد کی تبلیغ کرنے یا فرقہ وارانہ بحثوں میں حصہ لینے یا فرقہ داری کی بناء پر طرفداری سے کام لینے کی ممانعت کی جاتی ہے۔ ان ہدایتوں کی کسی قسم کی خلاف ورزی کرنا یا سرکاری ملازمین کا اپنے ساتھیوں۔ ماتحتوں یا دوسرے لوگوں کے مذہبی عقائد پر اثر ڈالنا انہیں ملازمت سے برطرفی کا سزاوار بنا سکتا ہے۔"

ایک بچے کے قتل کے جرم میں

۴۴ آدمیوں کو سزائے موت کا حکم

نیروبی ۱۹ ستمبر۔ کینیا میں ایک لڑکے کے قتل کے جرم میں کیکیو قبیلے کے ۴۴ آدمیوں کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہے۔ اس بچے کو لاری کے مشہور واقعہ قتل میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا تھا۔ ڈھائی ماہ کی سماعت کے بعد مقدمے کا فیصلہ سنایا گیا ہے۔

ڈپو ہولڈر کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا

کراچی ۱۹ ستمبر۔ وزیر خوراک خان عبدالقیوم خان نے آج نیو ٹاؤن ایریا میں واقع ایک راشن ڈپو کا لائسنس منسوخ کر دیا ڈپو ہولڈر کا قصور یہ تھا کہ وہ تقسیم راشن کے مقررہ اوقات میں باقاعدگی سے دکان نہیں کھولتا تھا۔ خان عبدالقیوم خان نے اچانک پہنچ کر شہر کے متعدد ڈپوؤں کا معائنہ کیا۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر الصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۰ تبوک ھ ۱۳۳۲

اشتراکیت اور فاشزم

انسان کے لئے جس طرح انفرادی جھگڑوں کی کئی وجوہات ہیں اسی طرح اجتماعی جھگڑوں کی بھی بوقلموں وجوہات ہیں۔ ایک انسان دوسرے انسان سے بعض وقت انفرادی انتفاع کے لئے ذرا ذرا سی بات پر جھگڑا پیدا کر لیتا ہے۔ اور بعض اوقات یہی جھگڑا اتنا بڑھتا ہے کہ قتل تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ اسی طرح اجتماعی جھگڑوں کا حال ہے۔ ایک خاندان ایک قبیلہ ایک ملک ایک نسل ایک دین کا دوسرے خاندان۔ دوسرے قبیلہ دوسرے ملک دوسری نسل دوسرے دین کے ساتھ عموماً جھگڑا رہتا ہے آجکل فلسفہ اور سائنس کا دور ہے۔ اس لئے مغرب کے دانشمندوں نے کئی ایک نظریاتی جھگڑے پیدا کرلئے ہیں۔ جن کی مثال اشتراکیت اور فاشزم ہیں۔

اجتماعی جھگڑوں میں سے خاندانوں اور قبیلوں کے درمیانی جھگڑے موجودہ مہذب زمانہ میں بالکل نابود تو نہیں ہوئے مگر بہت کچھ دب گئے ہیں۔ مگر ملکی نسلی۔ دینی جھگڑے ابھی تک ضرور کافی حد تک جاری ہیں۔ اگرچہ یہ زمانہ دراصل نظریاتی جھگڑوں کا کہا جاسکتا ہے۔ خاصکر اشتراکیت کی وجہ سے تمام دنیا اس وقت دو جھگڑالو بلاکوں میں تقسیم ہوچکی ہے۔ ایک طرف روس اشتراکیت کا علمبردار بنتا ہے تو دوسری طرف امریکہ اور برطانیہ آزاد جمہوریت کے دعوے دار ہیں÷

آزاد جمہوریت کا نظریہ دراصل کسی خاص نقطۂ نظر تک محدود نہیں ہے۔ اور نہ دراصل یہ بطور نظریہ کے دنیا میں پیش ہی کیا جاتا تھا۔ یہ دراصل الحادی عملی سائنس۔ آزادئ ضمیر اور کئی دیگر اس قسم کے اصولوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ جو یورپ نے ازمنۂ وسطیٰ کے بعد عقلی طور پر اختیار کئے۔ اور ان کی نشو ونما کی۔ اس کی نمایاں خصوصیتیں مادی ترقی اور اقتصادی آزادی کہی جاسکتی ہیں۔ جن کو مغربی اقوام نے پسماندہ اقوام کی لوٹ کھسوٹ تک محدود کر رکھا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دنیا کی پیداواری دولت چند لوگوں کے پاس جمع ہوگئی ہے۔ جو سرمایہ دار کہلاتے ہیں۔ اور انسانوں کی عظیم اکثریت ان کی اقتصادی غلامی میں آگئی ہے۔ جو مزدور کہلاتے ہیں۔

چونکہ مغربی تہذیب دنیاوی دانشمندی اور مادہ پرستی پر اپنی بنیاد رکھتی ہے۔ اس لئے جب یورپ میں اس عدم مساوات کی خلیج روز بروز بڑھتی محسوس ہوئی۔ تو بعض دانشمندوں کو اس کے سوا اس کا کوئی علاج نہ سوجھا کہ اسکو طبقاتی جنگ قرار دے کر مزدوروں کو سرمایہ داروں کے خلاف منظم آزمایا جائے۔ چنانچہ اشتراکی نظریہ کا عملی پہلو پرولتاریہ (مزدوروں) کو بالجبر حکمران بنانا ہے۔ روس میں جو انقلاب لینن کی راہ نمائی میں ہوا وہ اسی بنا پر ہوا ہے۔ اور اشتراکیت مجموعہ ہے اس نظریہ اور عمل کا۔ جس کے رو سے پرولتاریہ کو دنیا میں حکمران بنایا جائے۔ اور اس کے حامیوں کے خیال میں جو طبقاتی جنگ سرمایہ داروں اور مزدوروں میں لازمی ہے۔ اس کو اس طرح ختم کردیا جائے۔

فاشزم بھی اشتراکیت کی طرح نظریہ اور عمل کا مجموعہ ہے۔ جس کا مطلب خاص نسل یا قوم کو بالجبر دنیا پر مسلط کرنا ہے۔ جس طرح اشتراکیت روس کے ساتھ مخصوص ہوگئی ہے۔ اسی طرح فاشزم جرمنی اٹلی اور شاید اب سپین کے ساتھ بھی مخصوص ہے۔ اشتراکیت اور فاشزم میں قدرِ مشترک اپنے اصولوں کو بالجبر دوسروں پر ٹھونسنا ہے۔

دوسری عالمگیر جنگ میں ہٹلر کی شکست کے ساتھ فاشزم کی آگ بجھی نہیں۔ بلکہ ابھی تک بعض قوموں کے اندر ہی اندر راکھ میں چنگاری کی طرح دبی ہوئی موجود ہے۔ مگر چونکہ روس اس جنگ میں اتحادیوں کے ساتھ تھا۔ اس لئے اشتراکیت جمہوریتوں کے لئے آج ایک لاینحل مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس وقت انسانوں میں سب سے بڑی وجہ تنازعہ یہی اشتراکیت کا مسئلہ ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے روس اشتراکیت کا علمبردار ہے۔ اور چاہتا ہے کہ ہوسکے تو جبر کے ذریعہ تمام دنیا کو اشتراکی بنا دے۔ اور ایک طرف تو وہ اشتراکی نظریہ کی تبلیغ تمام ملکوں میں کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف زیادہ سے زیادہ مادی قوت اور جنگی اسلحہ میں ترقی کر رہا ہے۔ تاکہ موقعہ ملے تو بالجبر تمام دنیا پر پرولتاریہ کو حکمران بنا دیا جائے۔ روس کے مقابلہ میں امریکہ اور برطانیہ آزاد جمہوریت کے علمبردار ہیں۔ مگر مادی قوتوں کی بہتات نے انہیں حریص اور طامع بنا دیا ہے۔ وہ بھی ایک طرف تو اپنے اصولوں کی حقانیت پر زور دیتے ہیں مگر دوسری طرف دوسری اقوام کو اپنا محکوم رکھنے اور روسی تجاوز کی روک تھام کے لئے جنگی سامان تیار کرنے میں بے طرح مصروف ہیں۔ اسکو ہم اقتصادی تنازعہ بھی کہہ سکتے ہیں÷

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس عظیم تنازعہ کے علاوہ انسانوں میں اور کوئی اجتماعی تنازعہ اب موجود نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ملکی نسلی اور دینی تنازعات کافی حد تک کارفرما ہیں بلکہ ابھی تک خاندانی اور قبائلی تنازعات بھی موجود ہیں۔ اور تنازعات کا یہ سلسلہ در سلسلہ کم و بیش زندگی کے ہر شعبہ میں چلا جاتا ہے۔

اسلام نے جہاں خاندانی۔ قبائلی۔ ملکی اور نسلی جھگڑوں کا بہترین حل پیش کیا ہے۔ وہاں اس نے دینی اور اقتصادی جھگڑوں کے لئے بھی حل پیش کیا ہے۔ اور خود اسلام کے نام ہی میں اس کا اشارہ کردیا ہے۔ جس طرح اسلام انسان کی انفرادی زندگی میں راہ نمائی کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اس کی اجتماعی زندگی میں بھی کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں صحیح توازن بھی پیدا کرتا ہے۔ اسلام انسان کی نفسانی اصلاح خلا میں نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس کی اصلاح پوری انسانی سوسائٹی میں کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام جھگڑوں کی ان تمام وجوہات کو جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا۔ اور ان کے علاوہ بھی جو دیگر وجوہات انسانوں کو باہم لڑانے کے لئے ہوسکتی ہیں ان کی اصلاح کے لئے ایسے تفصیلی اصول پیش کرتا ہے کہ کسی ایک دانشمند یا دانشمندوں کی مجلس مشاورت آج تک اس کے پاسنگ بھی پیش نہیں کرسکی۔ اور ہمیں یقین ہے کہ نہ آئندہ کرسکتی ہے۔

ہم اس مختصر سے نوٹ میں ان میں سے کسی ایک کی تفصیلات میں بھی نہیں جاسکتے۔ البتہ انسانی جھگڑوں کے متعلق ایک بنیادی چیز کو لیتے ہیں۔ انسانی جھگڑوں کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں جن میں سے ہم نے ان موٹی موٹی باتوں کو اوپر بیان کیا ہے۔ جن کا اثر وسیع ترین ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے جھگڑوں کی وجوہات بے شک بہت سی ہیں۔ اور انسانوں کو اس سے مفر نہیں۔ کیونکہ اختلافِ صورت کی طرح اختلافِ خیال و رائے بھی ایک فطری چیز ہے۔ اپنی رائے کے اختلاف کو بیان کرنا۔ اور اس کی خوبیوں کا دوسروں کو قائل کرنا فی نفسہٖ خطرناک چیز نہیں ہے۔ خطرہ اس وقت ہوتا ہے۔ جب جذبات کی بے راہ روی اس میں دخل انداز ہوتی ہے۔ اور خطرناک ترین صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب جذباتی پہلو جبر کی حد تک مبالغہ اختیار کرلیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہر قسم کے معاملات میں افراد خاندانوں۔ قبائل ملکوں۔ نسلوں اور اقتصادی نظریات میں رائے کا اختلاف فی نفسہٖ برا نہیں ہے۔ بلکہ ارتقائے حیات کے لئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن جب کوئی اپنی رائے کو دوسروں پر بالجبر ٹھونسنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو خواہ وہ رائے فی ذاتہٖ کتنی ہی مناسب اور مفید ہو وہ تمام افادات کھو دیتی ہے۔ کیونکہ دوسری طرف سے بھی تلوار تلوار کے مقابلہ میں نکلتی ہے۔ اور آخر نہ صرف اس ہنگامہ آرائی میں اپنی افادیت زائل کردیتی ہے۔ بلکہ اکثر قوموں اور انسانیت کی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔

اشتراکیت اور فاشزم کا کمزور ترین پہلو ان کا عملی پروگرام ہے۔ جس کا انحصار جبر پر ہے۔ اس لئے ان کا پروگرام خواہ دنیا کے لئے بالفرض کتنا بھی مفید ہو اس کی تمام افادیت اس امر سے زائل ہو جاتی ہے۔ کہ وہ انسان کی آزادئ ضمیر پر حملہ کرتی ہیں۔ اور طاقت کے زور سے سوسائٹی کے ایک حصہ کو دنیا پر حکمران بنانا چاہتی ہیں۔ اور صرف اپنی رائے منوانے کے لئے دوسروں سے لڑنے مرنے کی تلقین کرتی ہیں۔ ان کے خیال میں کامیابی کا بہترین ذریعہ فساد فی الارض ہے۔

اس کے متضاد اسلام صرف "فساد فی الارض" کو دنیا سے مٹانے کے لئے ہی جبر کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ بھی ایسی شرائط کے ساتھ کہ اگر ان کو پورا پورا نگاہ میں رکھا جائے تو جان و مال کا نقصان صفر رہ جاتا ہے۔

افسوس ہے کہ اسلام کے نام لیواؤں نے امتداد زمانہ کے ساتھ اور عجمی اثرات کے ماتحت قرآن کریم کی اس عظیم انسانی تعلیم کو ہی فراموش کردیا۔ اور اس میں اتنا مبالغہ کیا۔ کہ قرآن کریم کی ان آیات کریمہ کو ہی منسوخ قرار دے دیا۔ جن میں یہ عظیم انسانی تعلیم دی گئی ہے۔ حالانکہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں سے ہی متاثر ہو کر مغربی جمہوریتوں نے آزادئ ضمیر کا اصول اختیار کیا تھا۔ اگرچہ انہوں نے اس کی بہت کچھ صورت الحادی اثرات کی وجہ سے مسخ کردی۔ جس کی وجہ سے اس کا ارتقا ان پیمانوں کے مطابق نہیں ہوسکا۔ جو اسلام نے مقرر کئے ہیں۔ مگر یہ بات اتنی قابل تعجب نہیں جتنی یہ بات ہے کہ وہ لوگ جن کو قرآن کریم کی تعلیم سے براہ راست تعلق ہے انہوں نے اس نامکمل آزادئ ضمیر کے اصول کو بھی جسے یورپی جمہوریتوں نے اپنایا ہے۔ جبر کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھا دیا۔ اور نہایت افسوسناک امر یہ ہے کہ گزشتہ عیسوی صدی کے آخر اور موجودہ صدی کے شروع میں بعض مسلمان راہ نماؤں نے جب اسلام کے اس پہلو سے پردہ اٹھانے کے لئے جدوجہد میں کسی قدر کامیابی حاصل کرلی۔ تو اب بعض مصلحوں نے اشتراکیت اور فاشزم سے متاثر ہو کر از سر نو اسی تاریکی کے وہی پردے ڈالنے کی کوشش شروع کردی ہے۔ چنانچہ کئی اسلامی ملکوں میں ایسی تحریکیں پیدا ہوتی ہیں جو دراصل ایک ہی زنجیر کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ان کا عملی پروگرام بعینہٖ اسی طرح کیا تی اور جبر کا ہے جس طرح اشتراکیت اور فاشزم ہے÷

ایمان سب سے قیمتی چیز ہے اسکی حفاظت کرو اور اپنے اعمال میں دوام پیدا کرو

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج سے اٹھائیس برس قبل کا ایک خطبہ جمعہ

منقولہ از اخبار الفضل مورخہ ۵ نومبر ۱۹۲۵ء

ایمان جان سے بھی قیمتی ہے

فرمایا: ایمان ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جو بہت ہی قیمتی ہے۔ اگر واقعہ میں کوئی خدا ہے۔ اگر واقعہ میں ہم اسکی مخلوق ہیں۔ اگر واقعہ میں انسان خدا کا ایسا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ کہ خدا کا جلوہ گاہ بن جائے۔ تو ایمان سے قیمتی اور کوئی چیز نہیں۔ دنیا میں لوگوں کو جان پیاری ہوتی ہے۔ لیکن یہ باتیں اگر صحیح ہیں۔ اور ہر مسلمان اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ ان کو صحیح سمجھتا ہے۔ تو پھر جان کی ایمان کے مقابل میں کیا قیمت ہے۔ جان کی اگر خواہش ہے۔ تو اس لئے کہ وہ اچھی چیز حاصل کرے۔ زندگی کی خواہش اچھے احساسات کے لئے ہے۔ ورنہ جب انسان سمجھ لیتا ہے۔ کہ دنیا میں اس کے لئے تکلیف ہی تکلیف ہے۔ تو خودکشی کر لیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زندگی کی خواہش نیک احساس سے پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ حالت ہے۔ تو پھر زندگی بغیر ایمان کے کچھ نہیں رہ جاتی۔ سوائے غلط۔ تکلیف دہ۔ غم پیدا کرنے والے گندے اور ناپاک احساسات کے اور کیا چیز باقی رہ جاتی ہے۔ پس ایسی صورت میں جان کی ایمان کے مقابل میں کوئی قیمت نہیں۔ بلکہ بسا اوقات زندگی کی خواہش وبال جان ہو جاتی ہے پس اگر وہ اس قسم کے امور پر خیال کرے۔ تو زندہ رہنے کو وہ مصیبت خیال کرے گا۔ نہ کہ خوشی

محبوب شے کی حفاظت کی ضرورت

کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے۔ کہ مالی کی نگرانی ایک دفعہ کر کے پھر چھوڑ دے۔ کیا زمیندار زمین میں بیج ڈال کر پھر اسکی حفاظت ترک کر دیتا ہے۔ کیا ایک ماں اپنے بچے کو ایک دفعہ دودھ پلا کر پھر دودھ پلانا بند کر دیتی ہے۔ کیا کسی عقلمند کو دیکھا ہے۔ آج لباس پہنے اور کل نہ پہنے۔ کبھی کسی شخص کو دیکھا ہے۔ آج کھانا کھائے اور کل نہ کھائے۔ سوائے اس کے کہ وہ عبادت یا حفظان صحت کے لئے ایسا کرے۔ کبھی نہیں دیکھو گے۔ کہ ایک شخص ایک دفعہ کھائے اور پھر بند کر دے۔ کبھی نہیں دیکھو گے کہ ماں ایک دفعہ اپنے بچے کو دودھ پلا کر پھر چھوڑ دے۔ کبھی نہیں دیکھو گے۔ کہ ایک وقت پانی پی کر ہمیشہ کے لئے کوئی شخص پانی پینا بند کر دے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیوں ایسا ہوتا ہے۔ اور کیوں ان کاموں کو مسلسل کیا جاتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ ہر شخص سمجھتا ہے۔ اور ہر فطرت اس بات کو پہچانتی ہے۔ کہ محبوب چیزیں ہر وقت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ جتنی کوئی چیز محبوب ہو گی۔ اتنی ہی اسکی حفاظت ضروری ہو گی۔ پس ایمان جو کہ سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ کیا اس کے لئے یہ درست نہیں کہ اسکی ہمیشہ حفاظت کی جائے۔

ایمان کے چور

دنیا میں بعض چیزیں ایسی ہیں۔ جو بعض محبوب چیزوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ اور لوگ ان سے بچانے کے لئے ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً انسان کے لئے بیماری ہے۔ مال کے لئے چور ہے۔ کھیتی باڑی کے لئے خراب موسم ہیں۔ گویا یہ ان چیزوں کے دشمن ہیں۔ جو اس تاک میں لگے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو نقصان پہنچائیں۔ کوئی شخص ایسا نہیں ہو گا۔ جو ان سے بچانے کے لئے ان کی حفاظت نہ کرتا ہو۔ ہر ایک شخص ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اور خوب سمجھتا ہے۔ کہ اگر حفاظت نہ کی جائے۔ تو نقصان ہو گا۔ ایسا ہی ایمان کی حالت ہے اسکی بھی اگر حفاظت نہ کی جائے۔ تو اس کے بھی چور ہیں۔ وہ اس کو فوراً تباہ کر دیتے ہیں۔ مگر میں تعجب کرتا ہوں۔ کہ لوگ ان چیزوں کی تو ہر طرح حفاظت کرتے ہیں؛ جو گو محبوب تو ہیں۔ لیکن اتنی نہیں جتنا ایمان ہے۔ مگر ایمان کی حفاظت نہیں کرتے جو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور جس کے لئے ہمیشہ کی حفاظت کی ضرورت ہے۔

متواتر حفاظت ہونی چاہیئے

ایمان جو ساری عزتوں سے بڑھ کر ہے۔ جو سارے مالوں سے بڑھ کر قیمتی ہے۔ جو ساری محبوب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ سب سے زیادہ حفاظت بھی چاہتا ہے جس طرح ایک شخص دوسری محبوب اور قیمتی چیزوں کی حفاظت کرتا ہے اور تھکتا نہیں۔ اسی طرح ایمان کی بھی متواتر حفاظت ہونی چاہیئے۔ اور متواتر حفاظت کرتے ہوئے تھکنا نہیں چاہیئے۔

مختلف دور

مگر افسوس ہے۔ کہ لوگوں پر مختلف دور آتے ہیں۔ ہم ایک وقت تو ایمان کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر دوسرے وقت میں نہیں کرتے۔ اگر ہمیں ایمان کی محبت ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ جس طرح ہم روز روٹی کھاتے ہیں۔ اور تھکتے نہیں۔ روز پانی پیتے ہیں۔ اور بیزار نہیں ہوتے۔ روز سوتے ہیں۔ مگر گرانی محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح ایمان کی حفاظت نہیں کرتے۔ ہم ایک وقت تو اس کی حفاظت کے کام کو اختیار کرتے ہیں۔ مگر دوسرے وقت میں اسے ترک کر دیتے ہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ماں ہر روز بچے کو دودھ پلاتی ہے اور اس دودھ پلانے سے وہ تھکتی نہیں۔ مگر وہ ایک ایسی چیز کی حفاظت سے تھک جاتی ہے۔ یا حفاظت کا نام ہی نہیں لیتی۔ جو اس کے بچے سے بھی زیادہ قیمتی اور زیادہ محبوب ہے۔ اور اس کے بچے سے زیادہ حفاظت کی محتاج ہے۔

ایمان کی غذا

ایمان بھی غذا سے پلتا ہے۔ کبھی علم سے اسے غذا دی جاتی ہے۔ اور کبھی عمل سے اسے پانی دیتے ہیں۔ بغیر اس کے ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ اور ایک نازک پودے کی طرح جو ذرا سی بے احتیاطی سے مرجھا جاتا ہے۔ ذرا سی بے احتیاطی سے ضائع ہو جاتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض افراد ایک وقت تو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر دوسرے وقت چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض جماعتیں ہیں جو ایک وقت تو کام پر بے حد زور دیتی ہیں۔ لیکن دوسرے وقت پھر غافل ہو جاتی ہیں۔ اور اس طریق سے ایمان کی وہ حفاظت نہیں ہو سکتی۔ جو ہونی چاہیئے۔ جس طرح ہم جان کی حفاظت کے لئے باقاعدہ غذا کھاتے ہیں۔ اسی طرح ایمان کی حفاظت کے لئے ہمیں علم و عمل کی باقاعدگی کی ضرورت ہے۔ اگر یہ نہیں۔ تو ہمارا ایمان بھی محفوظ نہیں۔ پس اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

قبض اور بسط

بے شک خدا تعالیٰ نے آرام کے لئے بھی وقت رکھے ہیں۔ مثلاً نیند ہے جس کی غرض یہ ہے۔ کہ جب انسان کام کرتے کرتے تھک جائے۔ تو سو کر تازہ دم ہو جائے۔ لیکن نیند کے یہ معنے نہیں۔ کہ ایک شخص ہمیشہ سویا ہی رہے۔ نیند تو کام کرنے کے بعد آرام لینے کو کہتے ہیں۔ کیا تم سال بھر لگاتار سویا کرتے ہو۔ اگر نہیں تو اس کے کیا معنے کہ ایک وقت تو کام کرو۔ اور پھر لمبا عرصہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہو۔ اور اس حد تک غفلت اختیار کرو۔ کہ ایمان خطرہ میں پڑ جائے۔ بے شک قبض اور بسط کے ماتحت انسان پر دونوں کیفیتیں آتی ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہر وقت ہی انسان اپنے آپ کو قبض کی حالت میں رکھے۔ اور یہ خیال ہی نہ کرے۔ کہ مجھ پر کبھی قبض کی حالت بھی آسکتی ہے۔ دیکھو تم سوتے بھی ہو اور جاگتے بھی ہو۔ یہ نہیں ہوتا کہ تم ہمیشہ سوتے ہی رہو۔ اسی طرح قبض اور بسط کی حالت ہے۔ قبض آتی ہے۔ مگر وہ کسی بسط کے لئے آتی ہے۔ نہ یہ کہ ہمیشہ انسان پر مستولی رہنے کے لئے آتی ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ ایک انسان کو جب نیند آگئی تو پھر بیداری آہی نہیں سکتی۔ اگر ایسا ہو۔ کہ بیداری نہ آئے۔ تو لوگ مر جائیں۔ اور زندہ نہ رہیں۔ ابھی نیند کی ایک بیماری نکلی ہے۔ جس میں انسان دو تین ماہ سوتا ہے اور پھر مر جاتا ہے۔ لیکن بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اگر ان کے سونے کے اوقات کی نسبت جاگنے کے اوقات سے لگائی جائے تو وہ سال میں چھ ماہ سوتے ہیں۔ لیکن مرتے نہیں۔ کیونکہ وہ مسلسل نیند میں نہیں رہتے۔ اگر یہ بھی متواتر سوئیں۔ تو مر جائیں۔ یہی حالت ایمان کی ہے۔ اس پر بھی قبض اور بسط کی حالت آتی ہے۔ لیکن اگر قبض کی حالت مسلسل اور متواتر چلی جائے۔ تو پھر ایمان مر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو قبض کی حالت میں رکھے گا۔ تو یقیناً اس کے ایمان پر موت آجائے گی۔......

بے قدری سے سلب نعمت

ایمان ایک موہبت اور انعام ہے۔ اگر کوئی شخص اس کی بے قدری کرتا ہے۔ تو وہ اس سے چھین جاتا ہے۔ ......اس وقت میں یہ تاکید کرتا ہوں۔ کہ تم کو ہرگز سست نہ ہونا چاہیئے۔ ایک دن کی سستی بعض اوقات ایمان کے ضائع ہو جانے کا باعث ہو جاتی ہے۔ اور ذرا سی بے قدری سلب نعمت کا باعث بن جاتی ہے۔

ایمان کا نازک پودا

ایمان کا پودا سب سے نازک پودا ہے۔ اگر اس کے متعلق سستی کی جائے۔ تو فوراً مرجھا جاتا ہے۔ اس کا بڑھانا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اسے سکھانا آسان ہے۔ انسان ایک وقت میں ولی نہیں ہو جاتا۔ بلکہ بڑی محنت اور بڑے بڑے مجاہدات کے بعد ولی ہوتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک فوری تغیر انسان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ چور سے قطب بن جاتا ہے۔ لیکن مجھے اس جگہ اس بحث کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس میں بعض ایسی باریک باتیں ہیں۔ کہ انسانی عقل ان کو دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔ اور پھر یہ بات بھی یونہی نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اپنے جذبہ عقیدت اور خیالات کے فوری تغیر سے محض لطیفہ موہبت ایک شخص ان سب مراحل کو برخلاف عام لوگوں کے جلدی طے کر لیتا ہے۔ جو اس مقام پر پہنچنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ مگر اس قسم کے واقعات تقدیر خاص کے ماتحت ہوتے عام طور پر واقع نہیں ہوتے۔ عام طور پر تو یہی بات ہے۔ کہ بڑی بڑی محنتوں بڑی بڑی ریاضتوں اور بڑے بڑے مجاہدوں کے بعد ایک شخص مقام ولایت پاتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل کفر کی یہ حالت ہے۔ کہ آنکھ جھپکتے ابھی دیر لگتی ہے۔ لیکن کفر کے گڑھے میں گرنے دیر نہیں لگتی۔ ایک لمحہ کے اندر اندر انسان کے قلب سے ایمان اس طرح نکل جاتا ہے۔ جس طرح تیر کمان سے۔

نصیحت

پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ایمان کی حفاظت میں سستی نہ کرو۔ وہ جماعتیں جو کل کام کرتی تھیں۔ اور آج نہیں کرتیں۔ وہ شخص جو ایک وقت کام کرتا تھا۔ اور دوسرے وقت اس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ وہ پہاڑ پر سے نیچے گر رہا۔ اور خدا سے دور جا رہا ہے۔ پس ان کو ڈرنا چاہیئے۔

ہمارے مسائل حاضرہ

(منقول از روزنامہ شہباز لاہور ۱۶ ستمبر ۱۹۵۳ء)

دستور عوام کی ملکیت ہے

دستور کے متعلق پھر جلسے منعقد ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور ان میں عجیب عجیب قسم کی قرار دادیں پاس کی جا رہی ہیں۔ تقریروں میں کہا جا رہا ہے کہ عارضی دستور بنانے کی تجویز محض اس لئے پیش کی جا رہی ہے۔ تاکہ اسلامی دستور کے مطالبے کو پس پشت ڈال دیا جائے عوام کو مشتعل کرنے کے لئے واضعین دستور پر یہ الزام لگانے میں بھی باک نہیں کیا جاتا۔ کہ وہ اس بات پر شرماتے ہیں کہ ہمارے دستور کی بنیاد قرآن کے بتلائے ہوئے قوانین اور اللہ کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پر ہو گی۔

جہاں تک پاکستان کے دستور کا اسلامی اساس ہونے کا تعلق ہے۔ اس کی صراحت قرار داد مقاصد میں کی جا چکی ہے۔ اس سے انحراف کا اب کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا پاکستان کے دستور کی بنیاد اسلام کے عمومی اصول ہوں گے۔ اس کا اعلان وزیر اعظم محمد علی بھی کر چکے ہیں۔ اب رہا یہ مسئلہ کہ دستور کس کی مرضی کا آئینہ دار ہو گا۔ اور اس کے منظور یا مسترد کرنے کا آخری حق کسے حاصل ہے۔ تو اس کا ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ کہ پاکستان کا دستور پاکستان کے عوام کی مرضی کا آئینہ دار ہو گا۔ اور اسے منظور یا مسترد کرنے کا حق صرف پاکستان کے عوام کو حاصل ہے۔ بدقسمتی سے جو لوگ۔ "اسلامی آئین" کا نعرہ لگا رہے ہیں، اور جلسوں میں اس مضمون پر بڑی دھڑے دار تقریریں کرتے ہیں۔ وہ عوام کے سامنے یہ صاف و واضح بات پیش نہیں کرتے۔ وہ لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ "اسلامی آئین" وہ ہے جسے ہم بنائیں کیونکہ ہم خدا اور اس کے رسول کے نائب ہیں، اور اس حیثیت سے ہم ہی "اسلامی آئین" بنانے کے مجاز ہیں۔

پاکستان کی جماعت اسلامی کی طرح مصر کی اسی قسم کی ایک جماعت اخوان المسلمین بھی اپنی حکومت سے اسی طرح کے مطالبے کر رہی ہے۔ ان کا یہ نعرہ ہے کہ قرآن ہمارا دستور ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس کا اعلان کرے۔ چند دن ہوئے اس جماعت کی طرف سے مصر کی موجودہ حکومت کے وزیر اطلاعات سے پوچھا گیا کہ "ہم کیوں نہ قرآن کریم کے دستور اساسی ہونے کا اعلان کر دیں"۔ اس کے جواب میں موصوف نے کہا

"ہم نے دستور کا مسئلہ دستور ساز کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ مجوزہ دستور کے متعلق آخری فیصلہ یہ کمیٹی کرے گی۔ اس کے بعد یہ دستور عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور انہیں اس بات کا اختیار ہو گا کہ وہ اسے قبول کریں یا مسترد کر دیں۔ ہم اس معاملے میں کسی قسم کی مداخلت کرنا نہیں چاہتے۔ اور نہ کسی رائے کا اظہار کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ یہ مسئلہ عوام سے تعلق رکھتا ہے۔ اور انہیں اس کے متعلق آخری فیصلہ کرنا ہو گا۔ دستور عوام کی ملکیت ہے اور اس کے متعلق آخری فیصلہ ان کو کرنا ہو گا۔

یہ ہے دستور سازی کے متعلق صحیح نقطۂ نظر اس پر اخوان المسلمین جیسی با اثر جماعت کے باوجود مصر میں عمل ہو رہا ہے، اور اس نقطۂ نظر کے مطابق ہمارے ہاں دستور بننا چاہیئے ایک ملک کا دستور وہاں کے عوام کے نمائندے بناتے ہیں۔ اور اس کے بعد اسے عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اور پھر وہ اسے منظور یا مسترد کرتے ہیں۔ دستور خواہ آپ اسے کوئی نام نہ دیں آپ اسے اسلامی کہیں یا جمہوری۔ بہر صورت عوام کے نمائندے ہی اسے بنائیں گے۔ کسی گروہ کو خواہ وہ اپنے آپ کو محرم خوانِ خدا اور اس کے رسول کا نائب ہی کیوں نہ کہے۔ دستور بنانے کا بحیثیت خصوصی حق حاصل نہیں اب یہ جمہور کے نمائندوں کا کام ہے۔ کہ وہ دیکھیں کہ دستور سازی کا کام کس طرح سر انجام دیا جا سکتا ہے۔ اگر ضرورت محسوس ہو جیسا کہ چند سال کے بعد پاکستان میں اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ کہ بجائے ایک بار پورے کا پورا دستور نافذ کرنے کے اسے دو قسطوں میں نافذ کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں بہر حال آخری فیصلہ جمہور کے نمائندوں کو کرنا ہے۔ جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے یہ اعتراض کہ پورے کا پورا دستور ایک ہی بار نافذ کیا جائے۔ اور اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پہلے ہی دستور کو نافذ ہونے دیا جائے کسی طرح صحیح نہیں۔ ہم نے دیکھا کہ دستوری سفارشات کی بعض شقوں کے متعلق طرح طرح کے اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ ان اختلافات کو دور کرنے کے لئے کافی عرصہ چاہیئے اس لئے مناسب یہ ہے کہ دستور کی ان شقوں کو جن کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں تسلیم کر لیا جائے۔ اور ان پر عمل درآمد شروع ہو جائے۔ اس طرح دستور سازی کا کام آسان ہو جائے گا۔ اور بعد میں اختلافات کو نپٹانا بھی مشکل نہ ہو گا۔

آخر میں ایک بار پھر اسی امر کو واضح کر دینا ضروری ہے کہ دستور سازی کا حق پاکستان کی مجلس دستور ساز کو ہے۔ مجلس دستور ساز چاہے تو پورے کا پورا دستور ایک بار نافذ کرے۔ اور چاہے تو دو قسطوں میں۔ یہ کہنا کہ پورے کا پورا دستور اس لئے نافذ نہیں کیا جا رہا کہ اس سے مقصد "اسلامی آئین" کے مطالبے کو پس پشت ڈالنا ہے۔ صریحاً جھوٹ ہے کیونکہ جہاں تک مجوزہ دستور کے اسلامی اساس ہونے کا سوال ہے۔ اس کے متعلق قرار داد مقاصد موجود ہے۔ اور خود وزیر اعظم محمد علی نے اپنی نشری تقریر میں اس کا اعلان کر دیا ہے۔ (عبد اللطیف بی اے)

مسٹر محمد علی اور مسئلۂ کشمیر

جب سے مسٹر محمد علی دہلی سے واپس آئے ہیں۔ ہمارے ملک کے جذباتی باشندے طرح طرح کی یہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ بعض اخبارات بھی ضروری متانت و سنجیدگی کا ثبوت نہیں دے رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مسٹر محمد علی کو ہرگز دہلی نہ جانا چاہیئے تھا۔ اس سے ہمارا کیس کمزور ہوا۔ کسی کا خیال ہے کہ ہمارا وزیر اعظم بھارتی تدبیر سے دھوکہ کھا گیا۔ کسی کی رائے یہ ہے کہ اب بھارت سے کسی معاملے کے متعلق بھی گفت و شنید نہیں کرنی چاہیئے۔ اور یہ تو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ جنگ کے بغیر کشمیر نہیں مل سکتا۔ لہٰذا پاکستان کو اعلان جہاد کر دینا چاہیئے۔

میرے لئے یہ باتیں ہرگز باعثِ تعجب نہیں ہیں۔ کیونکہ ہماری قوم کی سیاسی تربیت ہی جذبات پر ہوتی ہے۔ اور جذبات کی بے بنیادی اور ناپائیداری ظاہر ہے۔ ہمارا یہ حال ہے کہ گھڑی میں ماشہ اور گھڑی میں تولہ۔ یہی عدم توازن ہے۔ جو ہماری ہر تحریک میں نمایاں ہے۔ ہم کسی مسئلے پر ٹھنڈے دل سے غور ہی نہیں کر سکتے۔ یہ رجحان جہاں تک ہو سکے ترک ہونا چاہیئے۔ غلامی کی حالت میں تو غیر معمولی حالات تھے۔ اور قومی کردار میں بھی غیر معمولی نشیب و فراز پیدا ہو گئے تھے۔ لیکن اب آزاد قوم کی حیثیت سے ہمیں ہر مسئلے کی اونچ نیچ پر متانت سے سوچنا چاہیئے۔ اور جذبات کی رو میں بہ جانے سے بچنا چاہیئے۔

مسٹر محمد علی کا سفر دہلی اس اعتبار سے بہت کامیاب رہا کہ انہوں نے پنڈت نہرو کو ایک بار پھر یہ تسلیم کرنے پر آمادہ کر دیا۔ کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیر ہی کے لوگ کریں گے۔ وہ چاہیں تو ہندوستان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور چاہیں تو پاکستان سے الحاق کا فیصلہ کر لیں حالانکہ مدت دراز سے پنڈت نہرو رائے شماری کے خیال سے پہلو تہی کر رہے تھے۔ اور ان کے ذمہ داران نشر و اشاعت نے رائے شماری کا ذکر ہی کرنا ترک کر رکھا تھا۔ کیا یہ مسٹر محمد علی کی کامیابی نہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ پھر پنڈت نہرو سے رائے شماری کے خیال کی تائید کرا لی۔ اور ناظم استصواب کے تقرر کی تاریخ تک مقرر کرا دی۔ یہ مسئلہ بالکل علیحدہ ہے کہ ناظم کون ہو گا۔ آیا نمٹز ہی رہیں گے یا کوئی اور غیر جانبدار شخص تجویز ہو گا۔ بہر حال اس امر کے متعلق گفت و شنید ہو سکتی ہے۔ اور ناظم یقیناً وہی شخص مقرر ہو سکے گا جس پر فریقین رضامند ہو جائیں گے۔

اس ملاقات کے بعد بھارت کے اخبارات اس کے لیڈر اور فرقہ پرست جماعتوں کے کرتا دھرتا سب جھاڑ کا کانٹا بن کر پنڈت نہرو سے لپٹ گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پنڈت نہرو نے استصواب رائے پر رضامندی ظاہر کر کے کشمیر کو کھو دیا ہے۔ کیونکہ اگر رائے شماری ہوئی تو لازماً کشمیر بھارت کے قبضے سے نکل جائے گا۔ بعض اخباروں نے صاف صاف لکھ دیا ہے۔ کہ ایک طرف پنڈت نہرو رائے شماری پر راضی ہو گئے دوسری طرف شیخ عبداللہ موقوف اور گرفتار ہو گئے۔ ان دونوں باتوں کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ کشمیر پاکستان کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ کیونکہ تازہ واقعات کے بعد سے کشمیر کی فضاء قطعی طور پر بھارت کے خلاف اور پاکستان کے حق میں ہے۔ کشمیر کے مسئلے کا فیصلہ ہونا تو دور کی بات ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک گفت و شنید کے نتیجے کا تعلق ہے۔ آیا اس میں اب تک محمد علی کامیاب ہیں یا پنڈت نہرو؟ محمد علی نے کوئی ایسی بات تسلیم نہیں کی جو پاکستان کے مقاصد اور قوم کی رائے کے خلاف ہو۔ لیکن پنڈت نہرو نے ایک ایسی بات کا اعادہ کر دیا ہے۔ جس پر ان کی پوری قوم ان کے مخالف ہو رہی ہے۔

یہ امور اس قدر واضح ہیں کہ مجھے ان کے بیان کی حاجت نہ تھی۔ لیکن عجب جذباتیت کا زور ہو۔ مختلف قسم کے اندیشے اور وسوسے اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگوں کے قلوب میں بھی پرورش پا رہے ہوں۔ اور کوئی معاملات کا مطالعہ متانت سے کرنے پر آمادہ نہ ہو تو چھوٹی چھوٹی باتیں بھی کھول کر بیان کرنی پڑتی ہیں۔ اہل پاکستان کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ مسٹر محمد علی نہایت بیدار مغز سرگرم مخلص اور مدبر سیاست دان ہیں۔ اور ان کے رفقائے وزارت میں بڑے بڑے تجربہ کار اور گرم و سرد چشیدہ حضرات موجود ہیں۔ وہ اسی سکون و احتیاط سے کام کر رہے ہیں۔ جس کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر شخص کو ان کی دانش اور تدبیر پر اعتماد رکھنا چاہیئے۔ اور غلط فہمیاں اور بدگمانیاں پھیلانے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے قوم کے مورال پر نہایت مضر اثر پڑنے کا احتمال ہے۔

کشمیر کے فیصلے کی گھاٹی بہت کٹھن ہے اس راستے میں کئی نشیب و فراز آئیں گے۔ گڑھے بھی ہوں گے اور پہاڑیاں بھی ہوں گی اگر ہر منزل پر ہر رکاوٹ پر دشواری پر چیخنا چلانا اختیار کر دو گے۔ تو منزل مقصود پر پہنچنا سخت مشکل ہو جائے گا۔ صرف صبر و ثبات ہی سے یہ راستہ طے ہو گا۔ ذرا ذرا سی بات پر مایوس ہو جانا اور ذرا ذرا سی بات پر خوش ہو جانا بچوں کا کام ہے۔ ذمہ دار انسانوں اور ذمہ دار قوموں کا شیوہ نہیں۔ (عبد السلام اعجاز)

درخواست دعا۔ میرا بھائی عزیز مسعود احمد چند دنوں سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد رشید ارشد از جامکے ضلع سیالکوٹ

حضرت ممانی جان رضی اللہ عنہا کا ذکرِ خیر

قادیان میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر

قادیان ۸ر [illegible]۔ مکرم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز عصر اپنے درس الحدیث کے روزانہ پروگرام کی بجائے اذکروا موتاکم بالخیر کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے نہایت رقت بھرے الفاظ میں اپنی ممانی جان کی فوتیدگی کے متعلق میر داؤد احمد صاحب کی طرف سے تازہ موصولہ تار کا ذکر کیا

آپ نے فرمایا ممانی جان رض کی وفات کی افسوسناک خبر سے حضرت ماموں جان میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم رض کی وفات اور جدائی کا غم پھر سے تازہ ہو گیا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی سب کا نگہبان ہے۔ مگر ماموں جان مرحوم کی اولاد کی نگرانی اور تربیت وغیرہ کا بوجھ کلی طور پر ممانی جان کے کندھوں پر آپڑا تھا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بچوں کا یہ شفیق سہارا ابھی ختم ہو گیا۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی ابھی شادیاں ہونے والی ہیں۔ ابھی وہ برسر روزگار بھی نہیں۔ اس سے آپ ان کی مشکلات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

ممانی جان رض کے حسب و نسب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ مرحومہ حضرت منشی احمد جان صاحب رض کی پوتی اور پیر منظور محمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ پیر صاحب مرحوم رض کی شخصیت جماعت کے کسی دوست سے پوشیدہ نہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اعلیٰ پایہ کے متقی پرہیزگار اور خدا رسیدہ انسان تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک الہام ہوا۔ کہ منظور محمد کے ہاں ایک خاص لڑکا پیدا ہوگا جس سے خدا ہمکلام ہوگا وغیرہ حضور نے اس الہام کو ظاہری الفاظ پر محمول کرتے ہوئے اس سے یہ سمجھا کہ پیر منظور محمد صاحب کے ہاں مندرجہ الہام والی صفات کا لڑکا پیدا ہوگا گو اس الہام سے مراد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا وجود تھا۔ مگر اس سے پیر صاحب کے اعلیٰ روحانی مدارج کا بخوبی علم ہو سکتا ہے نیز فرمایا کہ ممانی جان کے دادا حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم کے حضور کے ساتھ دعوے سے قبل ہی مخلصانہ اور عقیدتمندانہ تعلقات تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت ہی ان پر ظاہر فرمایا تھا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہی اس زمانہ کے مصلح اور مسیح موعود ہوں گے

حضرت ممانی جان کے دینی علم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمارے خاندان میں جو چند عمر رسیدہ بزرگ ہستیاں ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ دیکھا ہے۔ ان میں سے ایک آپ بھی تھیں۔ میرے نزدیک جماعت کی مستورات میں سے آپ کو سب سے زیادہ دینی علوم پر عبور حاصل تھا۔ عربی اچھی طرح بول اور پڑھ لیتی تھیں۔ سلسلہ کی کتب اور مسائل سے خوب واقف تھیں۔ میں نے خود بخاری شریف کا کچھ حصہ سبقاً ان سے پڑھا ہے۔

آپ کی دیگر خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرت اماں جان مرحوم کی طرح سلسلہ کا درد رکھنے والی غریبوں اور بیواؤں کا خیال رکھنے والی حاجتمندوں کی غمگسار تھیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں مستورات کا تمام انتظام آپ کی نگرانی میں ہوتا تھا۔ اور آخری عمر تک یہ کام آپ کے سپرد رہا۔ جس خوش اسلوبی سے آپ یہ کام سرانجام دیتی تھیں۔ اس سے سب واقف ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ اس افسوسناک خبر کو سنکر ہمارے دل غم کے آنسو رو رہے ہیں مگر ع

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

کے فرمان پر کاربند ہوتے ہوئے اپنے دلوں کو ڈھارس دے رہے ہیں۔ ان بزرگ ہستیوں کے اس جہان سے گزر جانے پر ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا جماعت کی نئی پود ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہی ہے اگر کر رہی ہے تو اس میں کس حد تک کامیاب ہوئی ہے۔ اگر نہیں تو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ زندہ قوموں کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ اسکے کسی فرد کی وفات سے جو خلا پیدا ہوتا ہے۔ اسے پر کرنے والے دوسرے موجود ہوتے ہیں۔ اور اس طرح جماعتی کام کو نقصان نہیں پہنچتا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے بزرگوں کے قائمقام بن سکیں۔ اور ان کے ناموں کو روشن کرنیوالے ہوں۔

نیز فرمایا ممانی جان کی وفات کے ساتھ ہمارا دعاؤں کا سلسلہ منقطع نہیں ہو گیا اب ہمیں ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ اور خاص طور پر ان کی اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر رہے۔ انہیں اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اور ان کا ہر لحظہ نگہبان ہو۔ آمین

(مرسلہ محمود احمد عارف واقف زندگی قادیان)

درخواست دعا

برادرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان کے اہل و عیال عرصہ چھ سال کے بعد ۱۲ ستمبر کو واہگہ بارڈر کر کے قادیان روانہ ہو گئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی بابرکت مراجعت نیز ملک صاحب کی مالی و دیگر مشکلات کی دوری اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے [illegible]

جلسہ سالانہ کے متعلق احباب کی ذمہ داری

وہ مقدس اور بابرکت اجتماع جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رکھی اور جو اپنے اندر اس قدر برکات اور فیوض الٰہی کی زبردست کشش رکھتا ہے۔ اور جماعت میں نئی زندگی اور تازہ روح پھونکنے کا موجب ہوتا ہے۔ کہ جماعت کے جو افراد اس میں شمولیت اختیار کر کے اس کے تاثرات اور فیوض سے متعارف ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کو اس میں شامل ہونے کے لئے تحریک کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کے دل میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اور اسے ہر طرح کامیاب بنانے کے لئے ایک تڑپ ہوتی ہے۔ اور یہ ولولہ اور جوش محض مردوں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ عورتوں اور بچوں میں بھی پایا جاتا ہے جس کا منظر ہر سال ہماری آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ جب سے مستورات کا جلسہ باقاعدہ شروع ہوا ہے۔ جلسہ میں آنیوالی مستورات کی تعداد مردوں کی طرح ہر سال پہلے کی نسبت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ لیکن چونکہ ہر سال بفضلہ تعالیٰ ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں جنہیں پہلے کبھی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملا ہوتا اور بعض ایسے بھی دوست ہوتے ہیں جو اپنے دنیاوی کاروبار میں انہماک کی وجہ سے ہر وقت تحریک اور ترغیب و تحریص کے محتاج ہوتے ہیں اس لئے اس تحریک کے ذریعہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے خیر مقدم کی دعوت دی جاتی ہے۔

ہمارا جلسہ سالانہ در اصل روحانی برکات کی بارش کا موسم ہوتا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے والے اسی طرح فائدہ اٹھاتے ہیں جیسے عقلمند اور موقعہ شناس زمیندار بارش سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور دانستہ محروم رہنے والوں کے لئے سوائے حسرت اور افسوس کے کوئی چارہ نہیں رہتا۔

جو دوست جلسہ سالانہ کی برکات سے ایک دفعہ بہرہ اندوز ہو چکے ہوں وہ کبھی بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اور جو پہلی دفعہ آئیں وہ بار بار آنے کا ارادہ کر کے جاتے ہیں۔ جو فوائد جلسہ سالانہ کے باعث جماعت کو پہنچتے ہیں ان کا شمار تو مشکل ہے۔ لیکن مختصر یہ ہے کہ جس طرح بارش سے مخلوق کی زندگی وابستہ ہے اسی طرح جلسہ سالانہ کے وسیع فوائد کے ساتھ ہماری جماعتی زندگی کا بہت بڑا تعلق ہے۔ وسیع روشناسی جماعت کے افراد میں جلسہ سالانہ سے پیدا ہوتی ہے۔ پرانی ملاقاتیں تازہ اور مضبوط ہوتی ہیں۔ بہت سے نئے تعلقات نئے رشتے باہمی قائم ہوتے ہیں۔

دنیاوی فوائد بیشک جلسہ کے اور دل کے نامناسب رجحانات اور اسی قسم کے ہزاروں قلب کے میلانات جلسہ سالانہ کے نظاروں پاک صحبتوں اور ملاقاتوں اور وعظ و نصائح کے سننے اور سب سے بڑھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں میں شامل ہونے سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور انسان آن کی آن میں کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔ جس کا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں۔ جن کو اس جلسہ میں شریک ہونے کا موقعہ مل چکا ہو۔

الغرض جلسہ سالانہ کے کثیر التعداد فیوض کا بیان کرنا آسان نہیں۔

ہم ہمیشہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ کسی تقریب پر مہمان کی آمد کا انتظار ہو۔ تو اس کے لئے کافی عرصہ پہلے ہر ممکن انتظامات اپنی وسعت کے مطابق کرتے ہیں اس لحاظ سے اتنے بڑے اجتماع کے انتظامات کے لئے جس میں ہر سال اندازہ سے بہت زیادہ مہمانوں کی شمولیت ہوتی ہو ہمیں جس قدر فکر و تشویش کی ضرورت ہے۔ اور جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے شرح چندہ ہر احمدی فرد کی ایک ماہ کی آمد پر دس فیصدی مقرر کی گئی ہے۔ جو ہر ایک کمانے والے احمدی دوست سے وصول ہونی چاہیئے۔ یعنی ایک احمدی فرد جس کی ماہوار آمد ایک سو روپیہ ہو جلسہ سالانہ کا چندہ دس روپیہ دینا چاہیئے۔

احباب جماعت اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس تحریک کے پہنچتے ہی اپنے اپنے حلقہ میں فوراً چندہ کے لئے وصولی شروع کر دیں۔ اور ہر احمدی کو اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کریں۔

تمام جماعت ہائے لجنہ اور خواتین کی مجالس کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے حلقہ کی مستورات میں بھی کوشش کر کے اس چندہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور سب بہنوں کو حسب توفیق مراتب کے ثواب میں حصہ دار بنائیں۔ اور جس جگہ لجنہ اور مجالس خواتین نہ ہوں وہاں عہدیداران جماعت مقامی طور پر عورتوں میں اس چندہ کی تحریک کرنی چاہیئے۔

الغرض کوشش ایسی ہو کہ کوئی احمدی بھی خواہ ملازم پیشہ ہو یا تاجر۔ زمیندار ہو یا کوئی پیشہ ور کوئی بھی اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رہے اور سب با شرح چندہ ادا کریں۔ چندہ جلسہ سالانہ حتی الوسع یکمشت وصول کرنے کی کوشش کی جائے اور وصول شدہ چندہ ساتھ ساتھ بھیجتے رہیں۔ تا جلسہ سالانہ کا انتظام سہولت کے ساتھ ہو۔ امید ہے کہ احباب موقعہ کی نزاکت اور اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس چندہ کی فراہمی میں اولین مستعدی سے کام لیں گے۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنی ذمہ داری سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

واللّٰہ المستعان و باللّٰہ التوفیق

سالانہ اجتماع کے سلسلے میں ضروری امور کا خلاصہ

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء

(۱) علمی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والوں کے نام ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۳ء تک بھجوا دیجئے۔

(۲) نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کرکے ان کے ناموں سے ۳۰ ستمبر تک دفتر کو اطلاع دیں۔ ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ ہوگا۔

(۳) اجتماع میں شامل ہونے والے حضرات کی اطلاع تیس ستمبر تک آ جانی چاہیئے۔

(۴) گذشتہ سال کے کام کی سالانہ رپورٹ کا خلاصہ تیار کرکے ۳۰ ستمبر تک بھجوا دیں۔

(۵) چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی اور ترسیل کی طرف خاص توجہ دیں۔ تاکہ کام جاری رہے۔

(معتمد مجلس [illegible])

ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

قربانیوں پر مداومت اختیار کرنا استقلال ہے

(۱) "مومن جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے۔ تو خواہ کچھ ہو اسے آخر تک نبھاتا ہے پس یاد رکھو کہ استقلال اصل چیز ہے۔ اور استقلال کے معنی یہ ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے۔ مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا۔ اس سے کب امید ہو سکتی ہے کہ وہ آئندہ بڑی قربانیوں کو پورا کر سکیگا۔"

کون تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے

(۲) "تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال۔ اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کرو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے۔ کہ تم آگے بڑھو۔ اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان دھرو

(۳) "میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آجائیگا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھریگا۔ اُسکا ایمان کھویا جائیگا۔"

اُنیس سال کے اختتام پر نام ایک رسالہ میں شائع کئے جائینگے

"میرا ارادہ ہے کہ اُنیس سال کے اختتام پر ایک رسالہ شائع کیا جائے اور اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں جنہوں نے اشاعت اسلام میں مدد دی اور پھر وہ رقم بتائی جائے۔ جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام کیلئے دی۔"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

سرحد میں متروکہ جائیدادوں کی الاٹمنٹ کی ازسرنو جانچ ہوگی

ناجائز الاٹمنٹیں منسوخ کرکے مستحق مہاجرین کو ان کا حق دلایا جائے گا

پشاور ۱۸ ستمبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں مہاجرین کی بہتر طریق پر بحالی کے لئے محکمہ بحالیات نے سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ یہ طے کر لیا گیا ہے۔ کہ جائیدادوں کی الاٹمنٹ کی ازسرنو چیکنگ کی جائے، جن افراد کو ضرورت سے زیادہ جائیدادیں الاٹ کر دی گئی ہیں۔ ان سے زائد از ضرورت جائیدادیں واپس لی جائیں گی۔ تاکہ مستحق مہاجرین کو ان سے محروم نہ رکھا جائے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ اس چیکنگ میں ایسے افراد کا بالخصوص پتہ لگایا جائے گا۔ جو تنہا ہیں اور ان پر خاندان کے کسی فرد کا دارومدار نہیں۔ لیکن انہوں نے مختلف حیلوں اور جالبازیوں سے جائیدادیں الاٹ کرا رکھی ہیں۔ محکمہ بحالیات یہ بھی فیصلہ کر رہا ہے۔ کہ وہ مہاجر افراد جو اعلیٰ افسر ہیں۔ ان کی آمدنی خاصی معقول ہے۔ اور بھارت میں ان کی جائیداد کچھ نہیں تھی۔ تو ان سے الاٹ شدہ جائیداد واپس لے کر صرف مستحق افراد میں تقسیم کر دی جائے گی۔

بھارت دولت مشترکہ کی رکنیت پر مرعوب نہیں ہوا

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ مسٹر ہیرین مکرجی بھارت پارلیمنٹ میں کمیونسٹوں کے ڈپٹی لیڈر نے الزام لگایا تھا۔ کہ بھارت برطانوی دولت مشترکہ کی ممبری قبول کرکے متاثر و مرعوب ہو چکا ہے۔ اس کا جواب پنڈت نہرو نے بڑی سختی سے دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہ الزام بے بنیاد ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اگر ہم دولت مشترکہ کے ممبر نہ ہوتے تو بین الاقوامی امور میں اتنا اہم پارٹ ادا نہیں کر سکتے تھے۔

بیت المقدس کے اسکول کے لئے امیر سعود کا عطیہ

عمان ۱۸ ستمبر۔ سعودی عرب کے ولی عہد امیر سعود نے بیت المقدس میں ایک ابتدائی اسکول بنانے کے لئے ایک لاکھ دینار دیئے ہیں۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس اسکول کا نام "بیت المقدس میں امیر سعود اسکول" ہوگا۔ انہوں نے اسکول کے اخراجات کے سلسلہ میں بھی دس ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اردن کی حکومت نے ارض مقدس میں زندگی کے احیاء اور شہر کی عرب نوعیت برقرار رکھنے کے جو منصوبے بنائے ہیں۔ یہ نیا عطیات اسی سلسلہ میں ہیں۔ اس اسکول میں ۵۰۰ طالب علم پڑھیں گے انہیں کتابیں سمیت اسکول کا سامان اور کھانا مفت فراہم کیا جائیگا۔ اسے دس افراد کا ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز چلائے گا۔ جس کے صدر عمان میں سعودی سفیر ہوں گے۔

جاوا میں ڈاکوؤں کے خطرے سے دیہات خالی ہو گئے

جکارتا ۱۸ ستمبر۔ وسطی جاوا میں بنجمارسے کے ۱۰ ہزار افراد نے اس سال ڈاکوؤں کی سرگرمیوں کی وجہ سے اپنے دیہات خالی کر دیئے ہیں۔ اس کا اعلان سماجی امور کے محکمہ کی وسطی جاوا کی شاخ نے کیا ہے۔

برطانیہ و فرانس کا ہزار سالہ جھگڑا عدالت میں

ہیگ ۱۸ ستمبر۔ رود بار انگلستان کے جنوب میں ابھری ہوئی چھوٹی چھوٹی چٹانوں کی ملکیت پر فرانس اور برطانیہ میں ایک ہزار سال سے جھگڑا چلا آ رہا ہے۔ جب ڈیوک آف نارمنڈی انگلستان کے تخت پر بیٹھے تھے۔ سمندری طوفان میں یہ چٹانیں ڈوب گئی تھیں۔ مگر سکون کے عالم میں ماہی گیری کے لئے یہ چٹانیں ٹاپو کی صورت میں بہترین اڈے کا کام دیتی ہیں۔ برطانیہ کے ماہی گیر انہیں برطانوی اور فرانس کے ماہی گیر فرانسیسی ملکیت بتاتے ہیں۔ کل اس ایک ہزار سالہ جھگڑے کے مقدمہ کی پہلی پیشی بین الاقوامی عدالت انصاف میں ہوئی۔ نرسنگ راؤ بھارتی جج بیمار تھے۔ اس لئے ان کی جگہ سالویڈور کے جج جوز گوئریرو نے بیانات سنے۔

حکومت ہند شکنتلا کا عربی میں ترجمہ کرائے گی

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سنسکرت کے لافانی ڈرامہ نگار کی تصنیف شکنتلا کا ترجمہ عربی شاعر وادیع یونانی سے عربی زبان میں کرائے۔ شکنتلا کا عربی ترجمہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں تقسیم کیا جائے گا۔ مولانا آزاد نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ اگر یہ ترجمہ کامیاب ثابت ہوا۔ تو بعد ازاں کالی داس کی دوسری تصانیف کی طرف توجہ کی جائے گی۔

ڈاکٹر مصدق کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی جائے گی

شاہ اور وزیر اعظم کا وعدہ

دمشق ۱۸ ستمبر۔ تہران میں شام کے وزیر مختار نے بتایا ہے۔ کہ شاہ ایران اور وزیر اعظم جنرل زاہدی نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ڈاکٹر مصدق کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔ نہ انہیں سزائے موت دیں گے۔ شامی وزیر ڈاکٹر شکیب جابری نے بتایا۔ کہ ڈاکٹر مصدق نے بہت اہم قومی خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے صلے میں یہ وعدہ عرب اور ایشیائی مدبرین کے سامنے کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر جابری آجکل دمشق آئے ہوئے ہیں۔

نیویارک ۱۸ ستمبر۔ ایشیائی و افریقی گروپ (اقوام متحدہ) کے ممالک نے کل غور کیا۔ کہ مجلس تحفظ میں جنوری ۱۹۵۴ء میں یونان جو جگہ خالی کر رہا ہے۔ اس جگہ کو کیونکر پُر کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نشست کے لئے ترکی اور روس کے ساتھی ملک پولینڈ میں سخت مقابلہ ہوگا۔ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ ترکی کی کامیابی کی بہت توقع ہے۔

حکومت آزاد کشمیر کے وزیر خزانہ چوہدری حمید اللہ کو برطرف کر دیا گیا

اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے اور خویش پروری کرنے کے الزامات

مظفر آباد ۱۹ ستمبر:- سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت آزاد کشمیر کے وزیر خزانہ چوہدری حمید اللہ کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ ان کی برطرفی کا حکم صدر آزاد کشمیر کرنل شیر احمد خان نے دیا ہے۔ چوہدری حمید اللہ کے خلاف ایک وزیر کی حیثیت سے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے اقربا پروری اور ذاتی منفعت کا الزام لگایا گیا ہے۔ صدر آزاد کشمیر نے ان کے خلاف ان الزامات کی تحقیقات کا حکم بھی دے دیا ہے۔ یہ تحقیقات جلد شروع ہو جائے گی۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ چوہدری حمید اللہ نے وزارت کی مشترکہ ذمہ داری کے اصول کے خلاف غیر ذمہ داری کے ساتھ کام کیا۔ اور بغیر کسی اجازت کے طویل عرصہ تک غیر حاضر ہوتے رہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ چوہدری حمید اللہ جن کے پاس خزانے کا محکمہ تھا۔ حکام کے خلاف لوگوں کو اکساتے اور ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے ساتھ لڑاتے تھے۔ آزاد کشمیر کے عوام کو چوہدری حمید اللہ کی دیانتداری پر اعتماد نہیں رہا تھا۔ انہیں ۱۷ ستمبر کی شام سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ان کے خلاف آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طریقے سے تحقیقات کرائی جا سکے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ صدر آزاد کشمیر اب خود ہی وزارت خزانہ کا محکمہ سنبھال لیں گے۔

کراچی پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کو معطل کر دیا گیا

کراچی ۱۸ ستمبر:- کراچی پولیس کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر ابوالحسن کو معطل کر کے ان کے خلاف تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔ ان پر سرکاری مال خرد برد کرنے اور رشوت لینے کا الزام لگایا گیا ہے۔ مسٹر ابوالحسن کے خلاف کافی عرصہ سے محکمہ جاتی تحقیقات ہو رہی تھی۔ سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر سید محمد سپرنٹنڈنٹ مسٹر قمر رضا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مسٹر غلام محی الدین پر مشتمل خاص کمیٹی نے ان کے خلاف الزامات کی تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ حکومت کو بھیجی تھی۔ مسٹر ابوالحسن پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے پولیس ہیڈ کوارٹر میں ناقص قسم کے جوتے پولیس والوں کے لئے خریدے۔ اور جوتوں کی سپلائی کا ٹھیکہ دینے میں رشوت لی۔ ان پر کم قیمت پر جوتے خرید کر حساب میں ان کی زیادہ قیمت دکھانے کا بھی الزام لگایا گیا تھا۔

بہار میں خوفناک سیلاب ۳۵ کروڑ کا نقصان

گورکھپور ۱۸ ستمبر:- یوپی کے جنوبی ضلعوں کو زبردست سیلاب کا پھر خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ دیوریا۔ اعظم گڑھ۔ غازی پور اور بلیا کے اضلاع میں ۸۰ گھنٹے کی لگاتار بارش سے حالت اور بھی نازک صورت اختیار کر گئی ہے سیلاب نے تباہی اور گھاگھرا میں پانی خطرناک حد تک چڑھ گیا ہے۔ تمام پل ٹوٹ گئے ہیں جس کی وجہ سے امدادی کام بھی نہیں ہو سکتا۔ پٹنہ سے اطلاع ملی ہے کہ سیلاب سے اب تک ۳۵ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے سرکاری افسروں کا اندازہ ہے کہ امدادی کام پر ساڑھے چار کروڑ روپے خرچ ہوں گے ۔ ... پتر اور دوسرے دریاؤں میں طغیانی کی وجہ سے لاتعداد دیہات ڈوب

بخشی غلام محمد نے مکرجی کی موت کی تحقیقات

کرانا منظور کر لیا مہاسبھائی صدر کے نام خط

نئی دہلی ۱۸ ستمبر:- مقبوضہ کشمیر میں ڈوگرہ حکومت کے سربراہ بخشی غلام محمد نے ہندو مہاسبھا کے صدر این سی چیٹرجی کو ایک خط لکھا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ اگر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کی سری نگر جیل میں موت کی تحقیقات کرائی جائے۔ تو انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

غلہ کی ناجائز برآمد

کراچی ۱۸ ستمبر:- محکمہ انسداد ناجائز درآمد و برآمد کے ڈائریکٹر کی جاری کردہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ماہ ستمبر ۱۹۵۳ء کے پہلے پندرہ دنوں میں بہاولپور سے ہندوستان کو ۹۷۴ تولہ چاندی قیمتی ۷۶۰۲۹ روپیہ کی ناجائز برآمد کی چار وارداتوں ۸۰ تولہ قیمت ۶۰۴۸ روپیہ کی ناجائز برآمد کی ایک واردات اور چار کنستر گھی قیمتی ۲۶۰ روپیہ کی ناجائز برآمد کی ایک واردات کا پتہ چلایا گیا ہے سکھر کے علاقہ میں بیڑی کی ناجائز درآمد کی ایک واردات کا پتہ چلایا گیا ہے جس کی مالیت کا اندازہ ۴۸ روپیہ ۸ آنہ لگایا گیا ہے۔

ڈاکٹر قریشی مباحثہ کے خاص مقرر ہونگے

واشنگٹن ۱۹ ستمبر — آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم اسلامی ثقافت پر اس مباحثہ میں شرکت کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ جو پرنسٹن یونیورسٹی اور لائبریری آف کانگرس کے زیر اہتمام ۸ ستمبر سے ۱۹ ستمبر تک ہو رہا ہے۔ سفیر پاکستان کی عدم موجودگی میں جو آج کل نیویارک گئے ہوئے ہیں سفارت خانہ کے معتمد اول۔ تعلیمی اتاشی اور دوسرے افسروں نے آنریبل وزیر موصوف کا استقبال کیا۔ آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ۱۸ ستمبر کے اجلاس کے خاص مقرر ہوں گے۔ اس اجلاس میں "قوموں کے ثقافتی تعلقات" پر بحث ہو گی۔

چیچک میں سلاونیہ بہاتی دیہاتی جانیں بچانے کیلئے درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ سیلاب زدہ علاقوں میں خطرناک وبائیں بھی پھوٹ پڑی ہیں۔

سندھ اسمبلی میں وزیر اعلیٰ اور حزب مخالف کی جھڑپیں!

کراچی ۱۸ ستمبر:- آج سندھ اسمبلی کے طویل ترین اجلاس میں جو سات گھنٹے جاری رہا۔ وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار کے لئے ایک ہزار روپے کے الاؤنس کی منظوری کی سخت مخالفت کی گئی۔ اور مخالف ممبروں اور پیرزادہ عبدالستار کی زبردست جھڑپیں ہوئیں۔ مخالف ممبروں نے کہا "دو عملہ ان فوازی" کے لئے وزیر اعلیٰ کو ایک ہزار روپیہ ماہانہ کا الاؤنس دے کر سندھ کے خزانہ پر مزید بار نہ ڈالا جائے۔ مسٹر جی ایم سید مسٹر رشید اور مسٹر عبدالفتح میمن نے بل سے اختلاف کا اظہار کیا۔ مسٹر شاہنواز نے کہا کہ اس الاؤنس کو رشوت الاؤنس کہا جائے تو بہتر ہو گا۔ اس پر وزیر اعلیٰ سے اس کی سخت جھڑپ ہوئی۔ اور آخر میں انہیں اپنے الفاظ واپس لینے پڑے۔ انہوں نے کہا۔ اب میں اس الاؤنس کو وزیروں کو خوش کرنے کا الاؤنس کہوں گا۔ آج کے اجلاس میں آٹھ سرکاری بل پاس ہوئے۔ اور دو بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیئے گئے۔ کراچی میں سندھ سے مویشیوں کی چوری چھپے درآمد روکنے اور سخت اقدام کرنے ....

. . . .

. . . .

. . . .

سے متعلق بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ پرکل بازیر کی میعاد اپریل ۱۹۵۵ء تک بڑھانے کیلئے ایک بل منظور کر لیا گیا۔ مسٹر جی ایم سید نے اسمبلی میں اپنی پارٹی کا پروگرام پیش کرتے ہوئے پھر سندھ کی علیحدہ قومیت کا ذکر کیا۔ اور سندھی کو پاکستان کی دوسری زبانوں کے برابر درجہ دینے نیز سندھی بولنے والوں کا علیحدہ کلچر تسلیم کرنے کا مطالبہ دہرایا۔ حالانکہ گذشتہ سال ان کی عوامی محاذ اسمبلی میں ان مطالبات میں ترمیم کر دی گئی تھی۔ اور علیحدہ قومیت و لسانی صوبے کا مطالبہ حذف کر دیا گیا تھا۔

سوالوں کے وقفے کے بعد سندھ میں جنگلی پرندوں و جانوروں کے شکار اور انہیں پکڑنے سے متعلق پابندیاں سخت کرنے کا بل دوسری و تیسری خواندگی میں پاس ہو گیا۔ یہ بل وزیر مال پیر علی محمد راشدی نے پیش کیا تھا بل پر مزید بحث نہ ہوئی۔

لائسنسنگ بورڈ کے صدر مسٹر غلام فاروق

کراچی ۱۸ ستمبر:- مسٹر غلام فاروق کو لائسنسنگ بورڈ کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ بورڈ درآمدی لائسنس جاری کرے گا۔

نیو یارک ۔ اقوام متحدہ ۱۸ ستمبر:- اقوام متحدہ کیطرف سے جنگ کوریا میں حصہ لینے والی سولہ اقوام نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ کوریائی سیاسی کانفرنس کے

ایران کے دو لاکھ کاشغائی قبائل نے جنرل زاہدی کو الٹی میٹم دیدیا

ڈاکٹر مصدق کی رہائی کا مطالبہ۔ مسلح قبائلی شیراز پر قبضہ کر لیں گے

تہران ۱۸ ستمبر۔ ایران کے سب سے بڑے قبائل کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ قبائلیوں نے جنرل فضل اللہ زاہدی کی حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر اس نے ڈاکٹر مصدق کو رہا نہ کیا۔ تو ۷۰ ہزار مسلح قبائلی زاہدی حکومت کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیں گے۔ اسی ترجمان نے جس کا نام رضا زادے کاشغائی ہے۔ بتایا کہ کاشغائی قبائل کے سردار ناصر خاں نے جو دو لاکھ قبائل کے رہنما ہیں۔ زاہدی حکومت کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ اسی الٹی میٹم میں ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ ڈاکٹر مصدق کو فوراً رہا کیا جائے۔ یہ الٹی میٹم اس سرکاری نمائندہ کو دیا گیا تھا۔ جو کاشغائی قبائل کی شاہ سے وفاداری معلوم کرنے آیا تھا۔ ناصر نے اس نمائندہ کو بتایا۔ کہ اگر یہ مطالبہ رد کر دیا گیا۔ تو ۷۰ ہزار مسلح قبائل شیراز قبضہ کرنے کے لئے دھاوا بول دیں گے۔ جنرل زاہدی کے چیف آف اسٹاف نے قبائلیوں کا مطالبہ رد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ قبائلی جو صرف رائفلوں سے مسلح ہیں۔ بکتر بند ٹینکوں کے سامنے نہیں ٹھہر سکیں گے۔ یو۔ پی۔ اے کی ایک اور خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ بعض اور قبائل نے جس کی تعداد ۸۰ ہزار ہے ناصر خاں کو یقین دلایا ہے۔ کہ زاہدی کے خلاف جنگ کی صورت میں وہ کاشغائی قبائل کا ساتھ دیں گے۔ کاشغائی قبائل نے زاہدی حکومت کو جو الٹی میٹم بھیجا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے، کہ ڈاکٹر مصدق اور ان کے سب ساتھیوں کو فوراً رہا کیا جائے۔ مصدق کی حمایت کی بدعنوانیوں کے خلاف کارروائی بند کی جائے۔ اور ان کے حامیوں کی سزائیں معاف کی جائیں۔ ایرانی اخبارات اور ریڈیو مصدق اور اس کے حامیوں کے خلاف جو پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اسے فوراً بند کرایا جائے۔ اور ایران کی سپریم کورٹ کے زیر اہتمام سارے ملک میں عام انتخابات کرائے جائیں۔ کاشغائی قبائل کے سردار ناصر خاں نے فیروز آباد ضلع میں اپنی قیام گاہ بنا رکھی ہے۔ جہاں پہنچنا بہت دشوار ہے۔ ۱۹۴۶ء میں وزیر اعظم احمد قوام السلطنت نے کاشغائی قبائل کو زیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ مگر اس مہم میں ایرانی فوج کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ یہ قبائل موجودہ شاہی خاندان کے سخت مخالف ہیں۔ کیونکہ موجودہ شاہ کے والد نے ناصر خاں کے والد کو قتل کرا دیا تھا۔ جب ڈاکٹر مصدق حکمران تھے۔ تو کاشغائی قبائل نے ہمیشہ ان کا ساتھ دیا۔ جب چار روز کے لیے احمد قوام وزیر اعظم بنائے گئے تھے۔ تو کاشغائی قبائل نے ڈاکٹر مصدق کی حمایت میں مسلح قبائل تہران بھیجے تھے ایک اطلاع کے مطابق سابق وزیر خارجہ حسین فاطمی نے کاشغائی قبائل میں ہی پناہ لے رکھی ہے۔

امریکہ میں نئے انڈونیشی سفیر کا تقرر

جکارتا ۱۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج انڈونیشی صدر اعظم احمد سائیکارنو کے روبرو نو تودوی جو نئے سفیر متعینہ واشنگٹن نے حلف اٹھایا۔ نئے سفیر ۲۰ ستمبر کو امریکہ روانہ ہوں گے۔

فاروق پر قتل کے الزام میں مقدمہ چلے گا

قاہرہ ۱۸ ستمبر۔ مصر کی انقلابی فوجی عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ کل ان ملزموں کے ناموں کا اعلان کرے گی جن پر لیفٹیننٹ عبدالقادر کے قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سابق شاہ فاروق کا نام بھی ملزموں کی فہرست میں ہوگا۔ انقلابی عدالت کے فیصلوں کے خلاف اپیل نہیں ہو سکتی۔ عبدالقادر کو ۱۹۴۹ء میں قتل کیا گیا تھا۔

مکان گر جانے سے دو افراد زخمی

وزیر اعظم موقع واردات پر پہنچ گئے

کراچی ۱۹ ستمبر۔ وکٹوریہ روڈ پر کل ایک مکان گر جانے کی وجہ سے دو افراد بری طرح زخمی ہوئے فائر بریگیڈ کے عملے نے زخمیوں کو ملبے سے نکال کر ہسپتال پہنچایا۔ زخمیوں میں سے ایک کی حالت بہت نازک ہے۔ وزیر اعظم محمد علی حادثہ کے تھوڑی دیر بعد وہاں پہنچ گئے۔ اور امدادی کارروائی ختم ہونے تک وہاں پر ہی موجود رہے۔

ماسٹر تارا سنگھ ملایا کا دورہ کریں گے

نئی دہلی ۱۸ ستمبر کو لالمپور کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ عنقریب ملایا کا دورہ کریں گے۔ جہاں وہ ملایا کے سکھوں سے چندہ جمع کریں گے۔ یہ چندہ پنجابی صوبہ بنانے کی جدوجہد پر خرچ کیا جائیگا۔ ابھی تک اکالی حلقوں سے اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

فصل کے ساتھ ساتھ ٹڈی دل بڑھ رہا ہے

سکھر ۱۹ ستمبر۔ ضلع دادو تعلقہ کا کر کے کوہستانی علاقہ میں ٹڈیوں کے بچے بڑے پیمانے پر دیکھے گئے ہیں۔ حالیہ بارشوں نے بارانی زمین جو پہاڑی علاقوں میں ہے۔ جوار کی فصل دگنا کر دیا ہے۔ مگر فصل تیار ہونے سے پہلے ہی ٹڈی دل تیار ہو جائیگا۔ مقامی آبادی ابھی سے ان بچوں کے تلف کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

مسٹر اکرام اللہ کینیڈا سے فرانس کو

مونٹریال ۱۸ ستمبر۔ سابق پاکستانی ہائی کمشنر مقیم کینیڈا مسٹر محمد اکرام اللہ آج سمندری جہاز پر فرانس روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ سفیر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کی بیگم اور چار بچے بھی گئے ہیں۔

اسرائیل کو تسلیم کرنے کے متعلق یونان کو عرب لیگ کی تنبیہہ

قاہرہ ۱۸ ستمبر۔ عرب لیگ نے ایک مراسلہ یونانی حکومت کو روانہ کیا ہے۔ اور متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر یونان نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا ارادہ کیا۔ تو یونان اور عرب ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو بہت نقصان پہنچے گا۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ نے ممبر ملکوں کے لیے معاہدہ کا ایک مسودہ تیار کیا ہے۔ جس کے تحت اسرائیل جانے والی غیر قانونی اشیا کو روکنے کے لیے ممبر ملکوں کے اقدامات میں اشتراک عمل پیدا کیا جائیگا۔ اس مسودے کی رو سے عرب ملکوں اور اسرائیل کے مابین غیر قانونی نقل و حرکت کی مدد کرنے والے تاجروں کو سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ اسے عرب لیگ کونسل کے اگلے اجلاس اکتوبر ۱۹۵۳ء میں پیش کیا جائے گا۔

پاکستان اور برما میں تعاون بڑھ رہا ہے

کراچی ۱۸ ستمبر۔ او انگ ماؤنگ ہوئے پاکستان میں برمی ناظم امور نے اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کے لیے نئی دہلی جاتے وقت کہا۔ کہ پاکستان اور برما میں اقتصادی اور دیگر امور میں تعاون بڑھ رہا ہے۔ برما سے مزدوروں کا فوج کا اور پریس کا وفد یہاں آ چکا ہے۔ برما نے پہلی بار روئی لینے کا معاہدہ کیا ہے۔ پاکستانی مویشیوں کے سلسلے میں وزیر اعظم بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اس سال بہت سے مویشی خریدے جائیں گے۔ پاکستان میں کچھ بری فوج کی تربیت بھی حاصل کر رہے ہیں۔ میں پاکستانی حکومت اور تعاون کا ممنون ہوں۔

ہسپانیہ اور فرانس کے ماہر سندھ کے دار الحکومت کا خاکہ تیار کریں گے

حیدر آباد (نامہ نگار) سندھ کے دار الحکومت کی حیدر آباد میں فوری منتقلی کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اور اب صوبہ میں کسی بہترین مقام پر سندھ سیکرٹریٹ اعلیٰ معیار پر تعمیر کیا جائیگا۔ اس کا خاکہ ہسپانوی اور فرانس کے ماہرین تعمیر تیار کریں گے۔ اس کا انکشاف کلکٹر حیدر آباد نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

امریکہ کوریہ کی سیاسی کانفرنس کی تاریخ کا اعلان کرے

نیویارک وادوام متحدہ ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کی طرف سے جنگ کوریا میں شرکت کرنے والی سولہ قوموں نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ کوریا کی سیاسی کانفرنس کے مقام اور تاریخ کا اعلان کرے

ڈاکٹر ملک کل آ رہے ہیں!

کراچی ۱۹ ستمبر۔ آنریبل ڈاکٹر عبد المطلب ملک وزیر صحت و تعمیرات حکومت پاکستان آج شنبہ ۱۹ ستمبر کو کے۔ ایل۔ ایم طیارہ کے ذریعہ شام کے آٹھ بجکر ۵ منٹ پر ٹوکیو سے ڈرگ روڈ کراچی کے ہوائی اڈہ پر پہنچیں گے

ڈاکٹر ملک اگست ۱۹۵۳ء سے بین الاقوامی ادارہ عمال کی مجلس انتظامیہ کے صدر کی حیثیت سے بین الاقوامی ادارہ عمال کی ایشیائی علاقائی کانفرنس کے تیسرے اجلاس کا افتتاح کرنے کے لیے ٹوکیو گئے تھے۔

پاکستانی اساتذہ کی برطانیہ میں تربیت

کراچی ۱۹ ستمبر۔ بدھ کے روز دس اساتذہ بذریعہ طیارہ کراچی سے برطانیہ روانہ ہو گئے جہاں وہ آنے والے تعلیمی سال میں بولٹن کے فنی تربیتی کالج میں تربیت حاصل کریں گے۔ پاکستان واپس آنے پر یہ استادان نئے فنی اسکولوں میں پڑھانے لگ جائیں گے جن کا ساز و سامان کولمبو منصوبہ کے تحت برطانیہ سے فراہم کیا ہے۔ تربیتی کالج کا نو مہینہ کا یہ کورس ستمبر ۱۹۵۳ء سے جون ۱۹۵۴ء تک جاری رہے گا۔ اس دوران میں تعلیم کے موضوع اور پڑھانے کے طریقوں پر لیکچر دیے جائیں گے مختلف تعلیمی موضوعات پر بحث و مباحثہ کے علاوہ یہ لوگ دوسرے فنی کالجوں اور فنی سکولوں میں بھی چند ہفتے گذاریں گے۔ ان صنعتی اداروں کا بھی معائنہ کریں گے جن میں انجینیری کے کارخانے فیکٹریاں اور ورکشاپیں وغیرہ شامل ہیں پاکستان میں جو نئے فنی اسکول کھولے جا رہے ہیں وہ کراچی، حیدر آباد، ڈھاکہ، چٹاگانگ، پشاور، حیدر آباد، لائلپور؟ بہاولپور اور ... میں قائم کیے جائیں گے۔ ان کے لئے کولمبو منصوبہ کے تحت برطانیہ نے جو ساز و سامان مہیا کیا ہے۔ اس کی مالیت کا اندازہ تیرہ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کے قریب لگایا گیا ہے۔

پان اسلامک اسٹیم شپ کمپنی کا نیا بحری جہاز

کراچی ۱۹ ستمبر۔ پان اسلامک اسٹیم شپ کمپنی نے ۷ ہزار ٹن وزنی ایک اور جہاز اٹلی سے خرید لیا ہے۔ اس جہاز کا نیا نام سفینۂ نصرت رکھا گیا ہے اس جہاز کو کراچی لانے کے لیے ۶۵ افراد کا عملہ خاص طور پر اٹلی بھیجا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کمپنی ایک اور جہاز خریدنے کے لیے گفت و شنید کر رہی ہے۔